علامہ اقبال کی نظر میں افکار مغرب تنقیدی اور تعمیراتی جائزہ

Western Thoughts in the eyes of Allama Iqbal, a critical and constructive review

1- Dr. Souaad Muhammad	2- Shahrukh khan Abbasi
Assistant Professor (Quran & Tafseer), Faculty of Arabic and Islamic Studies, AIOU, Islamabad	MPhil Scholar NUML, Islamabad
Email: souaadabbas@hotmail.com	Email: shahrukhabbasi0307@gmail.com

To cite this article:

Dr. Souaad Muhammad, Shahrukh khan Abbasi

July – Dec (2023) English

Afkar Maghrib in the eyes of Allama Iqbal, a critical and constructive review

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 22 - 31. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

علامہ اقبال کی نظر میں افکار مغرب تنقیدی اور تعمیراتی جائزہ

Afkar Maghrib in the eyes of Allama Iqbal, a critical and constructive review

ABSTRACT

Allama Iqbal is recognized as a great poet. He is also seen as a representative of Islam. The central point of his poetry is related to the problems and the challenges faced by Muslims and their solutions. While demonstrating the supremacy of Islamic system over all. He defines the practical picture of Islam and how Islam presents a best system than other systems in this modern age? Besides the thoughts of Western civilization, whether they are political or economic or related to the struggle for freedom, all of them will be evaluated in the light of Kalam-e-Iqbal.

Iqbal criticized Western ideas but at the same time those ideas and thoughts which were not against the spiritual sense of Islam but were the hallmark of a lively society. Iqbal also praised them and urged the country and nation to adopt them. Iqbal mostly addresses the youth in his speech. He tried to convince the youth who were lost in the colors of the West, that they should not leave their religion and the heritage of their ancestors in the external glitter but hold on to it.

Keywords: Allama Iqbal, Islamic system, Western Civilization, religion, heritage

تعارف

علامہ محمد اقبال ،نے مغربی افکار کو تنقید کانشانہ تو بنایا پر اس کے ساتھ ساتھ جو افکارونظریات اسلام کے روحانی احساس کے خلاف نہیں تھےاورایک جاندار معاشرے کی پہچان تھے ، اقبال نے انکی تعریف کیبلکہ ملک و قوم کو اپنانے کی بھی تاکید کی۔اقبال اپنے کلام مینزیادہ ترنوجوانوں کومخاطب کرتے ہیں۔ انھوں نے مغرب کی رنگینیوں میں کھوجانے والے نوجوانوں کوباآورکرانے کی کوشش کی کہ ظاہری چمک دمک میں اپنےمذہب اوراسلاف کی میراث کو ہرگزنہ چھوڑنا بلکہ اسے تھامے رکھنا ہے۔

میں نے اپنے اس مقالےمیں مغربی معاشرے کی اچھائیوں اوربرائیوں کی وضاحت پیش کرنے کی سعی کی ہے اور کلام اقبال کی روشنی میں نوجوانان ملت کیسے اس سے استفادہ حاصل کر سکتی ہے اوراسکے ساتھ ساتھ ملتاقبال کے تصورِ خودی کی عملی تصویرکیسے بن سکتی ہے .اسکی بھی وضاحت پیش کرنے کی سعی کی ہے۔

علامہ نے مغربی افکار کے ان گوشوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو مذہب سے براہِ راست متصادم تھے اور مذہب کی جو تشریح مغربی مفکرین کرتے تھے اس پر تنقید کی اورانھوں نے پوری کوشش کی کہ مذہب کے ان پہلوؤں کو اجاگرکریں جو امن و سلامتی کا درس دیتے ہوں۔

مغربی تہذیب کہ وہ پہلو جن پر علامہ نےتنقید کی ہے

علامہ نے مغربی تہذیب پر جن پہلوؤں سے بہت زیادہ نقد کیا ہے اس میں مذہب سے بیزاری ،مادہ پرستی ،عقلیت پرستی ،اور سائنسی علوم کا منفی استعمال ، ان موضوعات پر اقبال نے جا بجا لب کشائی کی ہے ہم اپنی اس تحقیق میں کلام اقبال میں موجود اشعار کی مدد سے اس نقد کو واضع کریں گے ۔

علامہ نے مغربی تہذیب پر جن پہلوؤں سے بہت زیادہ نقد کیا ہے اس میں مذہب سے بیزاری،مادہ پرستی ،عقلیت پرستی ،اور سائنسی علوم کا منفی استعمال، ان موضوعات پراقبال نے جا بجا لب کشائی کی ہے ہم اپنی اس تحقیق میں کلام اقبال میں موجود اشعار کی مدد سے اس نقد کو واضع کریں گے ۔

سابقہ تحقیقی مواد کا جائزہ

علامہ اقبال اورافکار مغرب پر مختلف ایم فل سطح کے مقالاجات لکھے گئے ہیں جن میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں ۔علامہ اقبال کے اردو کلام میں افرنگ تنقیدی اور تجزیاتی جائزہ،تہذیبمغرب اقبال کی نظر میں ،اقبال اور اکبرالہ آبادی کی تنقید مغرب کا تحقیقی مطالعہ،تہذیب مغرب اقبال اور سید مودودی کے افکار کا تحقیقی جائزہ ۔ان تمام مقالاجات میں علامہ کے خطوط اشعاراورتقاریروں کی روشنی میں مغربی افکار پر تنقید کی ہے اوران میں مغربی تہذیب کی جو وسعت اورعلم کی روشنی کو پروان چڑھانا اور جو مثبت پہلو تھے انکو واضع نہیں کیا گیااس تحقیق میں مختصر تنقیدی اور تجزیاتی جائزہ لیاگیاہے۔

مقالہ کا منہج

اس مقالہ کو انتحاب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر علامہ محمد اقبال کی مغربی افکار پر صرف تنقیدی پہلوؤں کو بیان کیا جاتا ہے مگر جہاں اقبال نے مثبت پہلو بیان کیے اس کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہم اس مقالہ میں دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھیں گے ۔مقالہ کا منہج تجزیاتی ہو گا اور علامہ کے ان اشعار کو بیان کیے جاہیں گے جو بلواسطہ یا بلا واسطہ مغربی افکار کو تنقیدیا مثبت پہلوؤں کو واضع کرتے ہیناشعار کی تشریحات میں جانے کے بجائے ان کا مختصر حوالہ دیا جاہے گاتاکہ مقالہ میں توالت نہ ہو۔

اہمیت و افادیت

علامہ محمد اقبال نے آج سے کم و پیش سو سال پہلے جن پہلوؤں کی نشان دہی کی تھی آج بھی بطور امت ہم اس میں الجھے ہوئے ہیں اوراجتماعی طورپرہماری سمت آج بھی واضع نہیں ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم آج نوجوان نسل کو ان افکار و نظریات سے آشنا کروائیں جو ہمارے اجتماعی زوال کا سبب بنے ہیں۔اس فکر کو سامنے رکھتے ہوئے مقالہ لکھا گیا ہے تاکہ نوجوان نسل کو اقبال شناس بنایا جائے ۔

تحدید

مقالہ کو علامہ محمد اقبال کے اردو کلام تک محدود کیا جائے گا اورعلامہ کے اشعار سے بلواسطہ یہ بلاواسطہ استدلال کیاجاے گا۔ اشعار کی تشریحات میں جائے بغیر اپنا مافی ضمیر بیان کیا جاے گا ۔
ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم اس بارے میں لکھتے ہیں۔
"وہ تہذیب وتمدن جو چارسو سال میں منظر عام پرآیا اوراس کی بنیاد عقلیت پسندی اور نیچرازم پر ہے ."[1]
یورپی طاقتوں نے زیادہ توجہ مرد بیمار (سلطنت عثمانیہ) پر مرکوزکردی اوریہودی لابی سے مل کر عثمانیوں کو کمزور کرتے چلے گئے اور جنگ عظیم اول کہ بعد جب سلطنت عثمانیہ کو توڑا گیا تو ایسا محسوس ہوا جیسے مسلمان ممالک ان کہ لیے لقمہ ہیں اور ایک ایکیورپی طاقت نے مسلمان ممالک پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور اپنی ایجادات کے بھروسہ پر مسلمانوں کو اپنا غلام بنانے کی کوشش کی اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنے تہذیب و تمدن سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگے ۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب مغرب کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملک میں مظلوم کا یورپ ہے خریدار[2]

---

[1]. خلیفہ عبد الحکیم، فکر اقبال،بزم اقبال لاہور 1992ء ص 157
Khalifa Abdul Hakeem , Fik re Iqbal , Bazam e Iqbal Lahore 1992 Page 157
[2]علامہ محمد اقبال ،کلیاتِ اقبال ،شیخ غلام اینڈ سنز جون 1996ء ص 615
Allama Muhammad Iqbal Kuliyat e Iqbal , Shaikh Ghulam end Sons June 1996 Page 615

اقبال نے اپنے کلام میں جا بجا مغربی تہذیب پر اور اس کے اثرات پر تنقید کی ہے مسلم معاشرے جو مغربی تہذیب کے دل دادہ تھے اوراس سے بہت ہی زیادہ متاثر تھے اس تہذیب کو ہی مسلم اقوام کی فلاح سمجھتے تھے ان شخصیات کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اپنے کلام میں۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم اس بارے میں لکھتے ہیں۔

” کلام اقبال میں ہمیں مغربی تہذیب پر بہت زیادہ تنقید ملتی ہے اور بعض نظموں کا احوال ایسے ہے کہ جیسے کاری ضرب لگائی ہوں علامہ نے کچھ کتابوں کی تمہید میں بھیاپنا مقصد واضح کیا انھوں نے اور مغربی تہذیب کی خامیوں کو کھل کر بیان کیا۔ [3]“

ایک جگہ پر علامہ نے اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات بتائیناور بعض مغربی تہذیب پر کھل کہ بات کرتے ہوئے کہا کہ میری ان باتوں کا یہ مطلب نہ نکالا جائے کہ میں مغربی تہذیب کا صرف ناقد ہوں برعکس اس کے کہ مجھے بطور طالب علم اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ مسلمانوں کو عقلی طور پر جنجھوڑ نے کا سہرا مغربی تہذیب کے سر ہیں۔ [4]“

اسی طرح ایک اور جگہ وہ صاف صاف کہتے ہیں،
مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا ہے ارشاد کہ ہر شب کو سحر کر[5]

علامہ محمد اقبال کی مغربی تہذیب پر تنقید کی وجوہات ۔

علامہ کہ نزدیک مغربی تہذیب جو گزشتہ سو سال مینیورپ میں ابھرکر سامنے آئی جس کی بنیاد عقل ،مادیت،اور سائنسی ترقی پر ہے یہاں وہ مغربی تہذیب کی خامیوں پرکھل کہ بات کرتے ہیں ۔

وہ حکمت ناز تھا جس پر خرد مندانِ مغرب کو
ہوس کی پنجہ خونیں میں تیغ کار زاری ہے[6]

اقبال اپنی نظم طلوع اسلام میں مغربی تہذیبکو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موجودہ مغربی تہذیب اپنی ہوس میں پاگل ہو چکیہے ان کے نزدیک اپنے مفاد کے لیے کسی قوم کو تیغِ وصناء کرنا کوئی بری بات نہیں اس کے ساتھ اقبال سرمایہ داری نظام کو بھی تنقیدکرتے ہوئے فرماتے ہیں اس نظام سے استحکام نہیں آ سکتا چاہے جتنی کوشش کی جاہے ان کی نظر میں اس تہذیب کی بڑی بڑی خامیاں حسبِ ذیل ہیں۔

مادیت

ان کے نزدیک مادہ پرستی سے انسان اسفل السافلین کے درجے پرچلا جاتا ہے جب کہ انسانیت کہ معراج اخلاقی و روحانی اقدار میں ہے اور اس کی ساتھ وہ زندگی میں توازن کےخواہاں ہیں جہاں عقل کا کام ہو وہاں عقل استعمال کی جاہے جہاں روحانیت کا معاملہ ہو وہاں دل کی بات کو فوقیت دی گئی ہے ۔

پروفیسر محمد منور اپنی کتاب میزان اقبال کے مقدمہ میں مغربی فکر کے حوالے سے فکر اقبال کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

" جزویتیوں کہ باطن کے اسرار کا منکر ہوا تو عقل ہی پر پورا زور ڈال دیا خدا کائنات اور انسان میں سے کبھی نیچر کو واحد موضوع بنا لیاکبھی انسان کو واحد مقصود وفکرونظر ٹھہرا لیایہ نہ ہوا کہ تینوں کو بیک وقت تسلیم کرے مادیت پرآیا توروح سے یکسر انکارکردیا دنیا پرستیپراترا توعقبی کو خیرآباد کہہ دیا

3. خلیفہ عبد الحکیم, فکر اقبال ص 160
Khalifa Abdul Hakeem , Fikre Iqbal Page 160

4. سید محمد اشرف Thought and reflection of Iqbal لاہور 1964 ص 60
Syed Muhammad Ashraf Thought and reflection of Iqbal Lahore 1964 Page 60

5. کلیاتِ اقبال ص 274
Kuliyat Iqbal Page 274

6. محمد منور ،میزان اقبال،یونیورسٹی بک ایجنسی ،لاہور 1952ء،ص 7,8
Muhammad Munaur , Mizan e Iqbal , University Book Agency Lahore 1952 Page 7.8

عوض ہر حقیقت کو جزا دیکھنے اور ایک ہی رخ میں بڑھتے جانے کہ عیب نے اندیشہ مغرب کو ناقص اور غیر تسلی بخش بنا دیا ہے"7

اس کے برعکس اقبال کے یہاں کلیت ہے روح بھی ہے ،مادہ بھی ،دین بھی،دنیا بھی ،دانش بھی ہے اور وجدان بھی فرد بھی ملت بھی ،مشرق بھی مغرب بھی ہے اور اس سالم فلسفے کی جملہ اطراف میں ایسا ربط و توازن ہے جس میں خلا یا تقاد کہیں بھی نہیں ہے

یورپ میں بہت ، روشنی علم و ہنر ہے
حقیہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم ، یہ حکمت ، یہ تدبر ، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات[7]

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ یورپ بظاہر تو بہت چمک دمک کہ ساتھ نظر آتا ہے مگر اس کی تہذیب و ثقافت کہ اندر حیوان چھپا ہے اوریہ لوگ جو ہمیں علم و حکمت کا درس تو دیتے مگر ان کے اعمال ایسے ہیں کہ شیطان بھی اس سے شرماجائےایک اورجگہ علامہ بیان فرماتے ہیں کہ چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر ہے یہ مغربی تہذیب ۔

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے مےخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا وہاں بے ذوق ہے صبا[8]

اس شعر میں علامہ کے مطابق مغربی تہذیب نے کچھ کامیابیاں ضرور حاصل کی جو بادشاہت کے خلاف جہدو جہد کر کے مگر وہ اس سے آگے کامیاب نہیں ہو سکے ۔

دبا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سروں میں ہے ابھییورپ کا واویلا[9]

اقبال کے نزدیک مغربی تہذیب کی سب سے بڑی خرابی روحانیت کو ترک کرنا ہے اور مادیت کو اختیار کرنا ہے ۔

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام ، وائے تمنائے خام[10]

سائنسی ترقی بے شک کسی بھی قوم و سلطنت کہ لیے ضروری ہے اور اس سے سرمایہ میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے مگر مغربی تہذیب نے ہتھیاروں کی تجارت ہی کو اپنی آمدن بنا لیا اور اس کی وجہ سے ہلاکت خیزی بڑھ گئی ہے ،

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا[11]

---

[7]. کلیاتِ اقبال ص 356
Kuliyat e Iqbal Page 356

[8]. ایضاً ص 315
Ibid Page 315

[9]. ایضاً ص 315
Ibid Page 315

[10]. ایضاً ص 35
Ibid Page 35

[11]. کلیاتِ اقبال ص 341
Kuliyat e Iqbal Page 341

مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک اور مادہ پرستی کی وجہ سے ان کی نسل کے اندر روحانی احساس ختم ہو گیا ہے اور انھوں نے اپنی فکر کو ہر لحاظ سے مادہ پرستی کہ ساتھ جوڑ دیا جو کہ فطرت کہ خلاف ہے اور یہی وجہ ہے صفائی قلب کی طرف وہ توجہ نہیں دے رہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا[12]

مغرب میں چرچ اور پوپ کی زیادتیوں کے خلاف جب سیکولرزم کا انقلاب آیا تو وہ لوگ دین اور دینی اقدار سے اس قدر متنفر ہو گئے کہ انہوں نے اپنی ساری کامیابیوں کی وجہ سائنس کو قرار دیا اور کسی اپنے دکھ وغم کی وجہ بھی سائنس کو قراردیا سیکولرزم نے عورت کو مکمل آزادی دے دی جس کی وجہ سے اس معاشرے میں جو تھوڑی بہت اقدار بچیتھیں وہ بھی ختم ہونے لگیں اور بازاروں میں عریانی ،سود خوری فحاشی نے جنم لیا اور اس کی وجہ سے مغربی تہذیب اندر سے کھوکھلی ہو گئیں ۔

پیر مےخانہ یہ کہتا ہے کہ ایوانِ فرنگ
سست بنیاد بھی ہے آئےنہ دیوار بھی ہے
خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہگزر سیلِ بے پناہ میں ہے[13]

عقلیت پرستی

علامہ اقبال نے مغربی تہذیب کو قریب سے دیکھا اوران کے لٹریچر کیچھانٹ پھٹک بھی زیرک انداز میں کی اور اس نتیجے پر پہنچے کے مغربی اقوام عقل کو ہی ہرمسئلہ کا حل پیش کرتے ہیں اور عقل کی کسوٹی پر وہ اپنے معاشرے کی اقدار کو بھی ناپنے کی کوشش کرتے ہیں اقبال اس کے سخت خلاف ہیں کہ ہر چیز کے پیمانے الگ ہیں اور معاملات کو اپنے اپنے پیمانے سے پرکھا جائے۔ اقبال کے نزدیک عقل روحانیت کے بغیر نہ مکمل ہے۔۔

ڈاکٹر یوسف حسین خان ، روح اقبال میں کلام اقبال کی تشریع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"محتمد فرما رواؤں کے نظریہِ حقوق ربانی" کی جگہ جمہوریت کے نظریہِ معاہدہ عمرانی کا چلن ہوا جو جدید عمومیت کا سنگ بنیاد خیال کیا جاتا ہے لیکن اس تمام عرصے میں حکومت کی سربراہی چاہیے مطلق العنان فرما رواؤں کے ہاتھوں میں رہی ہو یا جمہور کے قبضے میں ہرحالت میں مملکت کا مذہب اور اخلاق سے جدا رکھنے کا میلان قوی سے قوی تر ہوتا گیا اور فیصلہ عوام کی عقل پرانحصار کر کے ہوئے "[14]

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نُور
چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے[15]

اقبال کے نزدیک عقل چراغ راہ تو ہے مگر اس کو منزل نہیں سمجھنا اگر ہم نے اس پر اتفاق کرلیا اوراس کو ہی منزل قرار دیا تو ہم انسانیت کی معراج پر نہیں پہنچ سکیں گے کیونکہ انسانیت کی معراج عقل پر نہیں بلکہ عشق و محبت پر منحصر ہے ۔۔

---

[12] . ا یضاً ص 25

Ibid Page 25

[13]. ایضاً ص 225

Ibid Page 225

[14]. یوسف حسین خان ، روح اقبال القمر انٹرپرائزز غزنی سٹریٹ لاہور جنوری 1996ءص 226

Yousuf Hussain Khan , Rooh e Iqbal , Al-Qamar Enterprise Ghazni Street Lahore January 1996 Page 226

[15]. کلیاتِ اقبال ص 190

Kuliyat e Iqbal Page 190

سائنس کی ہلاکت آفرینی

علامہ اقبال کی نظر مغربی تہذیب کی ترقی میں سائنس کا بہت کردار ہے مگر افسوس انہوں نے اپنی زیادہ تر توانائیاں علوم سائنس پر کی ان شاخوں پر صرف کی جو انسانیت کے لیے ہلاکت خیز تھی اور جب ان کو اپنی مشینوں پر زیادہ بھروسہ ہو گیا توانہوں نے اس کا استعمال کمزوراقوام پرکرنا شروع کردیا اس طرع انہوں نے سائنس کی بدولت محکوم بنایا انسانوں کو اورانسانیت کی تذلیل کیانہوننےاس کے خلاف احتجاج کیا اور فرمایا ۔۔

جسے کساد سمجھتے ہیں تاجرانِ فرنگ
وہ شے متاعِ ہنر کے سوا کچھ اور نہیں
مشرق کے خداوند سفیرانِ فرنگی
مغرب کے خداوند درخشندہ فلذات
ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے مرگ مفاجات
ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات[16]

پروفیسر سلیمیوسف علی چشتی افرنگ کے بارے میں لکھتے ہیں "ان کا طرز عمل ایسا غیر شریفانہ اور بہیمانہ ہے کہ اس کی وجہ سے علم سائنس اور فلسفہ بھی سارے عالم مینذلیل اور رسوا ہو گیا ہے بلکہ ان کی اخلاقی حالت ایسی ہے کہ اگر کوئی فرشتہ بھی ان کی صحبت مینچا ہینتو شیطان ہو جاہے "[17]
یہاں ایک نقطہ کی وضاحت ضروری ہے کہ اقبال سائنس کی ترقی کے خلاف نہیں ہیں بلکہ وہ تو قرآن کی آیات سے استفادہ کرتے ہوئے بار بار فکر و تدبر کی دعوت دیتے ہیں اور سائنسی علوم جو انسانیت کی بھلائی کےلیے ہوں انکو سیکھنے کی تلقین کرتے ہیں ۔
،شیخ محمد اکرام ”موج کوثر“ میں لکھتے ہیں، ”اقبال پنڈت جواہر لال نہرو کے جواب میں کہتا ہے ”اسلام کی روح مادے کے قریب سے نہیں ڈرتی ، [18]

مغربی تہذیب کی خوبیاں

علامہ نے جہاں مغربی تہذیب و تمدن کے سخت ناقدین میں سے رہے وہاں انہوننے ان کے مثبت پہلو کو اپنانے کا مشورہ دیا اوروہ منفی اورمثبت پہلودونوں کو سامنے رکھتے تھے اور خوبیوں کا اعتراف بھی کرتے تھے۔
اس کے علاؤہ اقبال خود تہذیب مغرب کے نیک اثرات کا واضح طورپر معترف تھے ایک لیکچر میں اسلامی تہذیب و تمدن کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ " ایک جگہ پر علامہ نے اسلامی تہذیب و تمدن کو خصوصیات بتانے کہ بعد مغربی تہذیب پر کھل کہ بات کرتے ہوئے کہا کہ میری ان باتوں کا یہ مطلب نہ نکالا جائےکہ میں مغربی تہذیب کا صرف ناقد ہوں برعکس اس کہ مجھے بطور طالب علم اس امرکا اعتراف کرنا پڑھے گا کہ مسلمانوں کو عقلی طور پر جنجھوڑ نے کا سہرا مغربی تہذیب کہ سر ہے۔ [19]"
اقبال ان کی جس خوبی سے زیادہ متاثر تھے اور چاہتے تھے کہ مسلم ممالک بھی اس روش کو جاری رکھے اور اپنے اسلاف سے جو میراث ملی اس کو آگے بڑھائیں وہ میراث سائنسی علوم تھے اقبال ان علوم

---

[16]. ایضاً ص 225
Ibid Page 225
[17] . سلیم یوسف علی چشتی،پس چہ باید کرد معہ مسافر عشرت پبلیشرز لاہور 1995ء،ص 425
Salim Yousuf Ali Chishti , Pas Chy Bayed Kard M'a Musafir Ishrat Publisher Lahore 1995 Page 425
[18]. شیخ محمد اکرام ،موج کوثر،ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ایڈیشن بائیسوانجون ،2003ء ص 33
Shaikh Muhammad Ikram , Mouj e Kousar Idara e Saqafat Islamiya Lahore Addition 22 June 2003 Page 33
[19] . ا یضاً ، ص 337
Ibid Page 337

کی ترویج و اشاعت اور اس ہنر کو سیکھنے کی تلقین کرتے اور ان کا مقصد واضح تھا کہ آج اگر مسلمانوں کی وہ شان و شوکت واپس آسکتی ہے تو اس کی بنیادیہی علوم ہوں گے۔
اقبال کا خیال ہے کہ اگر زندگی صرف عقل اورمادی چیزوں تک محدود رہے تو انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ مفید نقطہ نظر کے خلاف ہے، جو صرف فرد کے فائدے کو دیکھتا ہے، اور اسے دوسروں کے نقصان کی پرواہ نہیں ہے۔ تاہم ان کا خیال ہے کہ عملی زندگی کے لیے مادی ترقی بھی ضروری ہے اورعقل بھی قیمتی ہے۔ وہ صرف عقل اورمادے کی ترقی اورسرگرمیوں پرروحانی اوراخلاقی پابندیاں چاہتے ہیں، ورنہ وہ مادی ترقی اور عقل کی کامیابیوں کو پہچانتے اور ان کی تعریف کرتے ہیں۔۔
اقبال ان تمام صفائی ستھرائی اور تہذیب کی تعریف کرتے ہیں جو یورپی علم اورہنر نےا فرنگ کے لوگوں کی ثقافتی زندگی میں لایا ہے۔ افرنگ کا ہر گاؤں انہیں جنت جیسا لگتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے شہر بھی ایسے ہی خوبصورت نظر آئیں۔۔
اقبال سود، لالچ، عریانیت اور بے حیائی جیسی چیزوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن وہ بہت سی اخلاقی خوبیوں کی بھی تعریف کرتے ہیں جنہیںیورپی لوگ عزیزرکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ عام طور پر وعدوں کو پورا کرنے میں بہت قابل اعتماد ہوتے ہیں، اوروہ عام طور پر بہت وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے انہی اسلامی اصولوں پر عمل کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں زندگی مینکامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تاہم یورپ میں مسلمان اکثر انہی نعمتوں سے محروم رہتے ہیں کیونکہ ان میں ایک جیسی عادات نہیں ہیں۔۔

اندھی تقلید کی مذمت

اقبال نے مغربی تہذیب اور علوم کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ اس میں کچھ اچھی باتیں ہیں اور کچھ بری چیزیں۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ کچھ مشرقی رہنما مغرب کی کچھ اچھی خصوصیات کو اپنا کر اس کی تقلید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن دوسری اہم چیزوں کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ اقبال کا خیال ہے کہ مغربی معاشرے میں اچھی چیزوں پر تنقید کرنے کے ساتھ ساتھ بری چیزوں کو بھی پہچاننا ضروری ہے۔ اس طرح، مشرقی رہنما اپنی ترجیحات کی بنیاد پر صحیح انتخاب کر سکتے ہیں۔۔
افغانستان کے امیر امان اللہ خان اپنے ملک اورایران کو جدید ممالک جیسا بنانا چاہتے تھے۔ تاہم، وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ اسلامی اورمغربی دونوں تہذیبوں کی ترقی ضروری ہے، اوراقبال نے ان پر تنقید کی۔ ترکی کے رہنما مصطفٰے کمال پاشا نے اپنے ملک میں اسلامی خلافت کو ختم کر دیا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ ریاستی امور اور دینی امور الگ الگ ہیں اور ریاستی معاملات میں قرآن کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اس نے ملک کے تحریری نظام کوعربی سے لاطینی میں بھی بدل دیا اور اس سے ملک کی ترقی میں مدد ملی اسلامی ممالک کے رہنماؤں نے مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کو اکٹھا کر کے ایک ساتھ لے کر چلنا چاہتے تھے اقبال نے اس کی شدت سے مخالفت کی ۔۔

نہ مصطفٰے نہ رضا شاہ میں ہے اس کی نمود
کہ روح شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی[20]

اقبال اس بات کو مشرقی اقوام کی کم عقلی تصور کرتے تھے جو مغربی تہذیب کے دیوانے تھے اور ان کی تقلید کرنا اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے اس سے وہ نیکی اور برائی کا امتیاز بھی نہیں کر سکتے تھے

پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام[21]

[20] . کلیاتِ اقبال ص 320

Kuliyat e Iqbal Page 320

[21] . ایضاً ص 295

Ibid Page 295

اقبال فکر مند ہیں کہ ان کے ہم وطن اپنے ملک کی ترقی کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں۔ وہ سوچتا ہے کہ مغرب کی تقلید آگے بڑھنے کا ایک اچھا طریقہ ہے، لیکن وہ ترقی کے حصول کے لیے ان تمام چیزوں (روایتی لباس کو ہٹانا، خواتین کو برہنہ کرنا وغیرہ) کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ ان کا خیال ہے کہ یہ طرززندگی ہمارے ملک کو ثقافتی اور فکری طور پر کمزور کر رہا ہے۔

قوت مغرب نہ از چنگ و رباب
نے زرقص دخترانِ بے حجاب[22]

اسلامی تہذیب

اگر اقبال مغرب کے حالات کے ساتھ کچھ مسائل دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اسلامی تہذیب اوراس کے طرززندگی سے ناخوش ہیں۔ یہ سچ ہے کہ وہ اپنے ملک میں جس طرح سے حالات ہیں اس میں بہت سی خامیاں نظر آتی ہیں - کوئی واضح مقصد یا آئیڈیل نہیں ہے، لوگ سرد اور جذبے سے عاری ہیں، اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو خود کو مذہبی کہتے ہیں لیکن اصولوں کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔
پروفیسر محمد بشیر احمد علامہ کا تزکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اقبال نے فرمایا
"علامہ اقبال کییہ خواہش تھی کہ پنجاب بلوچستان سندھ اورصوبہ سرحد کو ملا کرایک سلطنت قائم کی جائےوہ حکومت خود مختار ہو آزاد ہو اپنے اختیار میں اوریہ کہ وہ ریاست برطانیہ کہ زیرانتظام ہوں مجھے ایسا لگتا ہے شمالی مغربی ہندوستان کو آخرایک منظم اسلامی ریاست بنانی پڑی گی۔ "[23]
اسی طرح سید محمد اشرف علامہ اقبال کہ خطبات "تجدید فکر اسلامی " کی وضاحت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ۔۔
"اسلامی قانون کے مطابق مذہب اور سیاست میں کوئی امتیاز و تفریق نہیں ہمارے لیے ریاست مذہبی انوار اور دنیاوی حکمرانی کا امتزاج نہیں بلکہ یہ ایک ایسی وحدت ہے جس مینکسی قسم کی تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں ۔۔"[24]

تیرے محیط میں کہیں گوہر زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج ، دیکھ چکا صدف صدف[25]

اقبال محسوس کرتے ہیں کہ مشرق اورمغرب دونوں اپنی ترقی میں پیچھے جا رہے ہیں، لیکن انہیں امید ہے کہ اسلام مسلم قوم کی مدد کرے گا۔ انہیں جدید علوم اورفنون سے واقف ہونے کی ضرورت ہے، لیکن انہیں اپنے ورثے سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔۔

خلاصہ بحث

علامہ محمد اقبال نے مغربی افکار کو بہت واضع طور پر بیان کیاہے اور ان پر عقلی اورنقلی نقد کیا ہے جس سے عام قاری کے لیے بنیادی تصورات سمجھنے میں آسانی پیدا کردی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اسلامی تہذیب کے متمنی ہیں جہاں ذات ،رنگ اورنسل سے پاک ہوں۔جہاں ایک عام شہری کو وہ سارے حقوق دیئےجاہیں جو معاشرے میں کسی بھی اورفرد کو میسر ہوں۔ علامہ اقبال نے اپنے کلام میں جابجا اسلامی تہذیب کی خوبیوں کو بیان کیا ہے اورجہاں پرعلماء نے کمی پیشی کی اس کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سب کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ علامہ کے نزدیک دین اسلام ہی

---

[22]. کلیاتِ اقبال ص 26
Kuliyat e Iqbal Page 26

[23]. محمد بشیر احمد ،پروفیسر محمد سمیع طاہر ،مطالعہ پاکستان ،علمی کتب خانہ لاہور 1996ء 124
Muhammad Bashir , Prof. Muhammad Sami Tahir , Pak Studies , Ilmi Book Lahore 1996 Page 124

[24] سید محمد اشرفThought and reflection of Iqbal ص 72
Syed Muhammad Ashraf Thought and reflection of Iqbal , Page 72

[25]. ایضاً ص 175
Ibid Page 175

دنیا اور آخرت میں کامیابی دلا سکتا ہے اور ہمیں اپنی میراث پر فخرہونا چاہیے اور اس کی عملی تشکیل کے لیے جہدوجہد کرنی چاہیے۔

تجاویز و سفارشات:

- آج ہمارا ذرائع ابلاغ مغربی تہذیب کو زور وشور سے پیش کر رہا ہے اور نوجوان نسل کو یہ باآور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اگرمستقبل بناناہے تو مغرب کی طرف رخ کرنا لازمی ہے مگر وہ اس تہذیب کے منفی اثرات کو واضع نہیں کرتے ۔اس طرح مسلم ممالک سے جو بچے جاتے وہ دین و ملت سے بھی جاتے ہیں ہمیں ایک اعتدال پسند پالیسی بنانے کی ضرورت ہے۔
- تعلیمی نظام میں تدریس کے معیار کو بہتر بنانا چاہیے اورفکراقبال کی روشنی میں جدید نظام تعلیم کا نفاذ کیا جائے جو قرآن و سنت سےہمآہنگہو۔
- ریاستی سطح پر فکر اقبال کی ترویج ہونی چاہیےجس طرح علامہ نے عقلی و نقلی دلائل سے مغربی تہذیب و تمدن کا پردہ چاک کیا وہ عام عوام تک بھی پہنچے کہ ہماری نوجوان نسل اس سے آگاہ ہو سکے۔
- علامہ اقبال نے اپنے دور میں مغربی الحاد کہ خلاف جہاد کیا اور ان فلسفیوں پر تنقید کی جو اس کا پرچار چاہتے تھے آج بھی ہمیں اسی مشکل کا سامنا ہے اور ہم عقلی دلائل کہ لیے کلام اقبال سے رہنمائی حاصل کر کہ نوجوان نسل کو توحید اور الحاد کو فرق بہت اچھے انداز سے واضع کر سکتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)